سوال

(24) سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۸ میں ''قروء'' (قرء) سے مراد حیض ہے یا طہر؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورۃ البقرۃ آیت ۲۲۸ میں ''قروء'' (قرء) سے مراد حیض ہے یا طہر؟

(حنفیہ وحنابلہ کے نزدیک نیز مالکیہ کے نزدیک بھی قابلِ ترجیح قول یہی ہے کہ یہاں قرء سے مراد حیض ہے اور خلفائے راشدین وحضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم بھی اسی کے قائل ہیں۔)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں سلف کا اختلاف ہے کہ یہاں ''قرء'' سے مراد حیض ہے یا طہر۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ''قرء'' بمعنی طُہر ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے جب کہ دوسری طرف خلفائے اربعہ اور کثیر تعداد صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہما اللہ کا یہ قول ہے کہ ''قرء'' سے مراد حیض ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے اور احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اکابر صحابہ اس کے قائل ہیں کہ ''قرء'' بمعنی حیض ہے۔ لغوی طور پر لفظ ''قرء'' مشترک المعنی ہے اور علمائے لسان عرب اور فقہائے عظام کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ ''قرء'' کے معنی حیض اور طُہر دونوں ہیں۔ جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ آیتِ قرآنی میں ''قرو'' سے مراد حیض ہے ان کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ نبی ﷺ نے فاطمہ بنت اَبی حبیش سے فرمایا تھا کہ ''دَعِی الصَّلٰوۃَ اَیَّامَ أَقرائِکِ'' (سنن الدار قطنی ،کِتَابُ الْحَيْضِ، بَابُ مَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ تَوْقِيتٍ، رقم: ۸۲۲) یعنی ''ایامِ حیض میں نماز ترک کردیا کرو۔'' اس سے یہ بات متعین ہوجاتی ہے کہ یہاں ''قرو'' سے مراد حیض ہے۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو! الشرح الممتع علی زاد المستقنع (۱۰/ ۶۶۱) اور نیل الأوطار (۶/۳۰۸)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الطہارۃ : صفحہ : 97